



## سوال

(218) دو سجدوں کے درمیان میں انگلی اٹھانا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) مسئلہ یہ ہے کہ ”جماعت غرباء اہل حدیث آف کرہی والے لوگ دو سجدوں کے درمیان میں انگلی اٹھاتے ہیں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ درج ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں استدلال یا یہ فعل کس حد تک سنت اور صحیح ہے؟

«عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اصْبِعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ قَدْعًا بِهَا وَيَدُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى بِاسْطِهَا عَلَيْنَا» رواه مسلم

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دہنہ ہاتھ کے کلمہ کی انگلی کو اٹھاتے اس سے دعا کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے“

(۲) «عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّعَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَى عِبْدًا بَنِي عُمَرَ وَأَنَا آجِبْتُ بِالْحُضِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ بَنَانِي فَقَالَ اضْمَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْمَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْمَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فِجْزِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأَصْبِعِهِ الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِجْزِهِ الْيُسْرَى» رواه مسلم

”علی بن عبدالرحمن معاوی سے روایت ہے کہ مجھ کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ کو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے میں نے کہا وہ کیسے کرتے تھے انہوں نے کہا کہ آپ جب نماز میں بیٹھتے تو داہنی ہتھیلی داہیں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے پاس ہے (یعنی کلمہ کی انگلی سے) اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے“

نوٹ: ان دونوں حدیثوں میں لفظ ”إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ“ کا ہے کوئی اور الفاظ نہیں ہیں مثلاً إِذَا جَلَسَ فِي التَّشَهُّدِ وغیرہ اس لیے مطلق بات ہے جب نماز میں بیٹھے۔

(۳) وَضَعَ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطَى وَقَبَضَ سَائِرَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ سَجَدَ

”رکھا آپ نے انگوٹھے کو وسطی انگلی پر اور باقی تمام انگلیوں کو بند کیا پھر سجدہ کیا“ (رواہ احمد عن وائل ص ۳۱۷ وبلوغ الامانی جزء ۳ ص ۳۹ اور وی نوحہ الوداود)

(۴) «عَنْ عَبْدِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَعَدَّى عَمَّا وَضَعَ يَدَيْهِ الْيُمْنَى عَلَى فِجْزِهِ الْيُمْنَى وَيَدُ الْيُسْرَى عَلَى فِجْزِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبِعِهِ السَّبَابِيَّةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى أَصْبِعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ» مسلم

”عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرنے کے لیے بیٹھتے تو داہنہ ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا سچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنا دیتے“

نوٹ: اس حدیث میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے واسطے بیٹھتے نماز میں تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اس لیے غور کرنا چاہیے جب ہم نماز میں دو سجدوں میں بیٹھتے

ہیں تو اس وقت دعا بھی کی جاتی ہے اس لیے مندرجہ بالا احادیث کے مطابق دو سجدوں کے درمیان کیا عمل ہونا چاہیے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جو احادیث مبارکہ نوٹ فرمائیں وہ صحیح ہیں اور ان سے آپ کا استدلال بھی درست ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

### احکام و مسائل

### نماز کا بیان ج 1 ص 189

### محدث فتویٰ